اخبار و افکار

وقائع نگار

۲۸ اپریل: سری لنکا کے انٹرنیشنل اسلامک ریسرچ کے صدر مسٹر اے ڈبلیو ایم امیر نے ادارۂ تحقیقات اسلامی اسلام آباد کی زیارت کی۔ انھوں نے ادارے کے مختلف شعبوں کو حیرت و استعجاب سے دیکھا۔ مسٹر امیر پاکستان کے سہ روزہ سرکاری دورے پر آئے ہوئے تھے۔ ان کے دورے کا مقصد مسلم ممالک میں اسلام پر ہونے والے تحقیقی کام کا جائزہ لینا اور رہنمائی حاصل کرنا تھا۔ سری لنکا کا اسلامک ریسرچ وہاں کے مسلمانوں کا قایم کردہ ایک غیر سرکاری ادارہ ہے۔ ایک چھوٹے سے ملک میں جہاں مسلمان ایک چھوٹی سی اقلیت ہیں کسی ریسرچ ادارے کا قیام بڑی خوش آئند اور قابل تحسین بات ہے۔ مختلف مسلم اور غیر مسلم ممالک میں اس قسم کے اداروں کی تنظیم و ترقی میں پاکستان نمایاں کردار ادا کر سکتا ہے۔ اور دوسرے ملکوں کے مسلمان پاکستان سے بجا طور پر اس کی توقع رکھتے ہیں۔

ادارے نے معزز مہمان کے اعزاز میں ظہرانہ دیا۔ اس دعوت میں سری لنکا کے سفیر جناب جایا ویرا بھی شریک ہوئے۔

---

۳۰ اپریل: ادارے کے ایک سینیئر رکن جناب مظہرالدین صدیقی نے سیمینار ہال میں اپنا مقالہ پڑھا جس کا عنوان تھا "Islamic Modernism" صدیقی صاحب نے Modernistic Thought in Islam پر اپنی کتاب مکمل کرلی ہے۔ آج کا مقالہ اسی کتاب کا ایک باب تھا۔ فاضل مصنف نے اس باب میں بعض مسلم تجدد پسند مصلحین کی ان مساعی کا سرسری جائزہ پیش کیا ہے

© Dr Muhammad Hamidullah Library, IIU, Islamabad. http://iri.iiu.edu.pk/

جو انھوں نے مسلمانوں کی نشأۃ ثانیہ کے لئے کیں ۔ اس ضمن میں جمال الدین افغانی، محمد عبدہ، رشید رضا، سرسید احمد خاں، شبلی، حالی، اقبال، سید امیر علی، نواب عبداللطیف، ابوالکلام آزاد اور خلیفہ عبدالحکیم وغیرہ کا ذکر بطور خاص کیا گیا ۔ مقالہ کوئی ۴۰ منٹ میں ختم ھوا ۔ اس کے بعد حسب معمول سوال و جواب کا سلسلہ شروع ھوا ۔ باری باری تمام شرکاء نے مقالے کی نسبت اپنے خیالات کا اظہار کیا ۔ تبادلہ خیال کے دوران بہت سے نکات اور مباحث سامنے آئے ۔ رفقاء نے مقالے کے بعض مندرجات پر تنقید بھی کی اور مقالے کو مزید بہتر بنانے کے لئے مفید تجاویز پیش کیں ۔ آخر میں جناب ڈائرکٹر نے اپنے اختتامی کلمات میں اس بات کی طرف اشارہ کیا کہ انگریزی یا اردو کے عام متداول لٹریچر کے مواد کے لحاظ سے مقالہ قابل تحسین ھے، مگر ضرورت اس بات کی ھے کہ ھم فراموش کردہ مؤثر و فعال تحریکات کو موضوع تحقیق بنائیں، خصوصاً ڈپٹی نذیر احمد کی تعلیمی و اخلاقی اصلاحات، مولانا عبدالحلیم شرر کی تاریخی مذاق کی ترویج کی کوششوں، مولانا سجاد مرحوم نائب امیر شریعت صوبہ بہار کی تنظیمی تحریکوں، خصوصاً امارت شرعیہ بہار کی مساعی اور مولانا ابوالکلام آزاد نیز مولانا محمد علی جوھر کی خلافت تحریک اور مشرقی پاکستان کے شمس العلماء ابو نصر وحید کی ریفارمڈ اسکیم کے تعلیمی اثرات کا بھی خاطر خواہ جایزہ لیں اور ان کا تجزیہ پیش کریں ۔

---

۱۴ مئی : سید فضل احمد شمسی نے پاکستان نیشنل سنٹر اسلام آباد میں "The Role of Muslim Scholars in the Struggle for Freedom" (جدوجہد آزادی میں مسلم مفکرین کا کردار) کے عنوان پر مقالہ پڑھا ۔ فاضل مقالہ نگار نے اعتصام الدین، مرزا ابو طالب، سرسید احمد خاں، مولانا الطاف حسین حالی مولانا شبلی، عبدالحلیم شرر کے حوالے سے موضوع کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی ۔

۱۸ مئی : ڈاکٹر عبدالرحمن شاہ ولی نے سیمینار ھال میں مقالہ پڑھا، مقالہ عربی میں تھا اور اس کا عنوان تھا ”نجم الدین الرازی، بین الاصالة والتقلید،،۔ اس بات کو سراھا گیا کہ مقالہ عربی میں تھا۔ فاضل مقالہ نگار نے رازی کے فلسفیانہ افکار و خیالات کا جائزہ لے کر بتایا کہ کیا باتیں اس کے اپنے فکر کا نتیجہ ھیں اور کن باتوں میں اس نے دوسروں کا اثر قبول کیا ھے۔ مقالہ بہت مربوط اور مدلل تھا۔ وقفۂ سوالات میں فلسفہ، یونانی فلاسفر، مسلمان فلسفیوں، اصالت فکر اور تقلید سے متعلق بہت سے مسائل زیر بحث آئے۔ آخر میں جناب ڈائرکٹر نے مقالے کے متعلق اپنے خیالات کا اظہار کیا اور بعض نکات پر مزید روشنی ڈالی۔